افکار و اخبار

قارئین

* مکتوب پیرس .... ڈاکٹر حمید اللہ صاحب فرانس
* جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ کی تازہ شرائط
* عیسائی مشنریوں کی ارتدادی سرگرمیاں
* وفیات

غرق فرعون | پیرس ۵ ربیع الانور ۱۴۰۳ھ۔ مخدوم و محترم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ دیکھ کر حقیقی مسرت ہوتی ہے کہ الحمد للہ "الحق" کا علمی معیار روز بروز بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس میں ناظرین کے ہر طبقے کے لئے کچھ نہ کچھ دلچسپی کی چیزیں مل جاتی ہیں۔

فرعون کے مقام غرقابی کے متعلق جواب ہی نہیں جواب الجواب بھی ہو چکا ہے۔ اگر آپ کے اصول اجازت دیتے ہوں تو دو ایک لفظ مزید عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

محترم ایڈوکیٹ صاحب نے قرآن مجید کی وہ ساری آیتیں نقل فرمائیں جن میں فرعون کے ڈوب مرنے کا ذکر ہے۔ لیکن کیا انہوں نے غور فرمایا کہ ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں کہ سمندر نے فرعون کی لاش کو ساحل پر پھینکا۔ یہ دعویٰ ہے جس کا ثبوت چاہیئے۔

ممدوح نے آیات کے نقل کرنے میں سورہ طٰہٰ سے سکوت برتا ہے جس کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا کہ

۱۔ فاقذفیہ فی الیم (اسے موسیٰ کی ماں اس بچے کو "یم" میں پھینک دے۔ سورہ ۲۰، آیت ۳۹، ۲) اور فغشیہم من الیم ما غشیہم (فرعون اور اس کی فوجوں کو "یم" نے جیسا ڈھانکنا تھا ڈھانک لیا، سورہ ۲۰، آیت ۷۸)

ایک ہی لفظ "یم" دونوں جگہ ہے۔ کیا حضرت موسیٰ کو ان کی ماں نے بحر احمر میں پھینکا تھا؟

شاید الحق کے ناظرین کو یہ معلوم کر کے دلچسپی ہوگی۔ عبرانی توراۃ میں بھی دونوں جگہ "سوپ یام" کا لفظ ہے۔ "یام" وہی لفظ ہے جو عربی میں "یم" بن گیا ہے۔ جب توراۃ کا عبرانی سے "روح القدس کی نگرانی میں اولیاء اللہ نے لاطینی میں ترجمہ کیا" جیسا کہ کیتھولک عیسائی عقیدہ ہے۔ تو انہوں نے فرعون کے سلسلے میں سوپ یام یعنی بحر القصب ر گنے کے جیسی بڑی گھاس کے پانی کی جگہ "بحر احمر" استعمال کیا۔ اب جدید ترجموں میں، نیز قدیم پروٹسٹنٹ تراجم میں بحر القصب ہی ترجمہ ہوا ہے۔ حقیر و جاہل۔ محمد حمید اللہ

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ کی تازہ شرائط | عام شروط۔ * امیدوار مسلم اور اچھے اخلاق کا ہو * جامعہ اسلامیہ کے تمام اصول و ضوابط اور دینی حیثیت پر کاربند ہو۔

© rasailojaraid.com